وزیراعظم پاکستان کا زرعی ایمرجنسی پروگرام

فیچر سروس: نظامت زرعی اطلاعات پنجاب

ہماری معیشت قومی سطح پر صنعت، زراعت اور خدمات پر مبنی تین بڑے حصوں پر محیط ہے۔ معاشی اعداد وشمار کے مطابق پاکستان کی مجموعی پیداوار یعنی جی ڈی پی کا تقریباً 20 فیصد زراعت کے شعبے سے حاصل ہوتا ہے۔ پاکستان کی کل لیبر فورس کا 48 فیصد حصہ بھی زرعی عمل میں مصروف کار ہے۔ اسی طرح پاکستان کی کل برآمدات میں سے 80 فیصد مصنوعات کسی نا کسی طرح زرعی سرگرمیوں کا نتیجہ ہیں۔ پاکستان کے کل رقبے کا 57 فیصد حصہ کاشت کاری کے قابل ہے جس میں سے کل مزروعہ رقبے کا 69 فیصد حصہ صوبہ پنجاب میں ہے۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق پاکستان کی زراعت کی کل پیداوار میں صوبہ پنجاب کے زرعی شعبے کا حصہ کپاس میں 83%، گندم 80%، چاول 97% گنا 51% اور اسی طرح پھلوں میں آم 66%، کینو، مالٹا وغیرہ ہے۔ بدقسمتی سے ماضی میں کسی بھی حکومت نے زرعی پالیسی کی تشکیل اور کاشتکاروں کے مسائل حل کرنے پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی جس کے باعث زرعی شعبہ اُتنا فعال نہیں ہو پایا جتنا ہونا چاہیے تھا۔ موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی تمام اسٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے ترجیحاً زرعی پالیسی کو پنجاب کابینہ سے منظور کرایا۔ اس طرح پنجاب کی تاریخ میں کسی منتخب حکومت نے پہلی بار زرعی پالیسی کی تشکیل اور اس پر عملدرآمد کا آغاز کیا۔ اس پالیسی کے تحت ترقیاتی منصوبوں کو حتمی شکل اور موجودہ مالی سال 20-2019 سے ان پر عملدرآمد شروع ہے۔ زراعت کے شعبے کی اہمیت کے پیشِ نظر وزیراعظم عمران خان کی ہدایت پر زرعی شعبہ کی ترقی کے لیے 20 سے زائد ورکنگ گروپ بنائے گئے جن کو فصلوں کی فی ایکڑ پیداوا اور زرعی برآمدات میں اضافہ اور تیلدار اجناس کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں اضافہ کیلئے جامع منصوبہ بندی کا ٹاسک دیا گیا۔ اس ورکنگ گروپ کی سفارشات کی روشنی میں وفاقی حکومت کے " زرعی ایمرجنسی پروگرام" کے تحت زراعت کی ترقی کے لئے قریباً 300 ارب روپے سے زیادہ کے منصوبوں کی منظوری دی ہے جن پر موجودہ مالی سال سے عملدرآمد کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت گندم، چاول، گنے اور تیلدار اجناس کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کے علاوہ آبپاش کھالوں کی اصلاح، بارانی علاقوں میں منی ڈیمز کے کمانڈ ائیریا کو بڑھانے اور کاشتکاروں کو سبسڈی کی براہ راست اور شفاف فراہمی کے لئے " کسان دوست کارڈ" کے اجراء کے منصوبے شامل ہیں۔ صوبہ پنجاب میں ان منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے اربوں روپے کی خطیر رقم خرچ کی جائے گی۔

وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کو تین مرکزی نکات پر مرتب کیا گیا ہے جس کے تحت

1) فی ایکڑ زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا

2) کسانوں کو جدید زرعی ٹیکنالوجی اور آلات کی سبسڈائزڈ فراہمی

3) زراعت کیلئے پانی کی وافر دستیابی کو یقینی بنانا ہے۔

ستمبر 2018 سے اب تک وفاقی وزارت نیشنل فوڈ سیکیورٹی نے وزیراعظم پاکستان عمران خان کی ہدایت پر جہانگیر ترین کی سربراہی میں 25 سے

زائد ورکنگ گروپس کی 100 سے زائد میٹنگز کے انعقاد کے بعد زرعی ایمرجنسی کا منصوبہ بنایا ہے۔ وزیراعظم پاکستان کے وژن کے مطابق زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت 300 ارب روپے کے تاریخی منصوبہ جات پر عملدرآمد جاری ہے۔ اس پیکیج کے تحت پنجاب بھر میں زرعی ترقی کے مثالی منصوبوں کے لئے اربوں روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کے لئے 9 ارب 13 کروڑ روپے، تیلدار اجناس کے فروغ کے لئے 3 ارب 7 کروڑ روپے، چاول اور گنے کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کے لئے 6 ارب 36 کروڑ روپے سے زیادہ فراہم کیے گئے ہیں جبکہ 2 ارب روپے کی لاگت سے کلائمیٹ سمارٹ مشینی زراعت کے فروغ اور بارانی علاقوں میں چھوٹے اور منی ڈیمز کے کمانڈ ایریا کو بڑھانے کے لئے 1 ارب 59 کروڑ روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ اسی طرح 21 ارب 27 کروڑ روپے کی لاگت سے پنجاب بھر میں زرعی ماڈل منڈیوں کا قیام اور 46 ارب 25 کروڑ روپے کی لاگت سے آبپاش کھالوں کی اصلاح و پختگی کے قومی پروگرام (فیز II) پر عملدرآمد جاری ہے جس کے تحت حکومت آبپاشی کے لئے ڈرپ سسٹم کی تنصیب پر کسانوں کو کل لاگت کا 60 فیصد فراہم کر رہی ہے جبکہ آبی تالابوں کی تعمیر پر 60 فیصد سبسڈی دی جا رہی ہے۔ کاشتکاروں کو زرعی قرضہ جات اور حکومتی سبسڈی کی براہِ راست اور شفاف فراہمی کے لئے کسان دوست کارڈ کا اجراء بھی حکومت کا اہم اقدام ہے۔ یہ منصوبہ وفاق، صوبائی حکومتوں اور کسانوں کے مالی اشتراک کی بنیاد پر بنا ہے اس میں وفاقی حکومت 85 ارب روپے خرچ کرے گی جبکہ پنجاب حکومت 75 ارب، سندھ 45 ارب، خیبر پختونخوا 20 ارب، بلوچستان 34 ارب اور چاروں صوبوں کے کسان 50 ارب روپے کی مالی شراکت داری کریں گے۔ اس قومی منصوبے کے تحت چاول، گندم، گنا اور آئل سیڈ کی فی ایکڑ پیداوار بڑھائی جائے گی۔ کاشتکاروں کی سہولت کیلئے پنجاب میں 4 نئی زرعی منڈیوں کی تعمیر اور پرانی منڈیوں کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت موجودہ مالی سال سے جاری منصوبہ جات کے باعث فی ایکڑ پیداوار اور زرعی برآمدات میں اضافہ ہوگا، کاشتکاروں کو ان کی محنت کا معقول معاوضہ یقینی بنایا جائے گا اور اضافی پیداوار کی برآمد سے ملک کے لئے زرِمبادلہ بھی کمایا جائے۔ یہی اس پروگرام کا مرکز اور محور ہے۔ توقع ہے کہ آئندہ برسوں میں پیداوار میں اضافہ، ہائی ویلیو ایگریکلچر اور آبپاشی کے جدید طریقوں کے فروغ کے منصوبوں کی تکمیل سے زرعی شعبہ میں سالانہ 4 سے 5 فیصد ترقی ہوگی جس سے غربت کے خاتمے کے پروگرام میں بھی مدد ملے گی۔ یہ پروگرام ایک نقطۂ آغاز ہے اور ابھی دنیا کے ہمقدم چلنے کیلئے اور بہت سی راہیں اسی سے پیدا ہوں گی جن پر چلتے ہوئے ہمارے کاشتکاروں کے گھروں میں خوشحالی کے دیپ جل اٹھیں گے۔ کاشتکاروں کی خوشحالی سے ہی ملکی معیشت کو استحکام حاصل ہوگا اور پاکستان ترقی کی منازل طے کر پائے گا۔

☆☆☆☆